Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

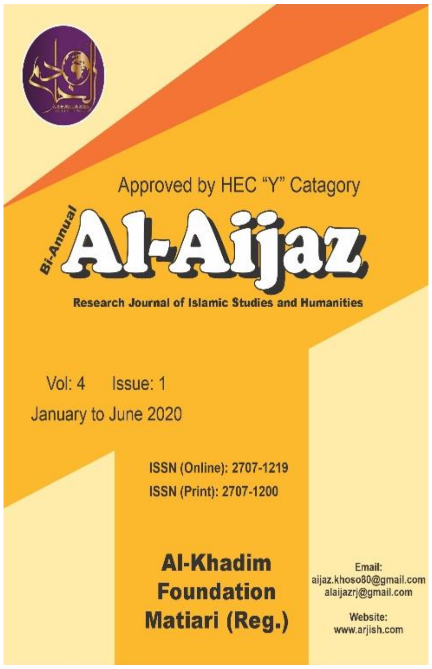

TOPIC:

The Ingenuity of Naskh in Hadiths, its Impacts on the Sharia Law and the Opinions of Islamic Scholars about Naskh

AUTHORS:

1. Mubarak Zeb, Ph.D Scholar department of Islamic studies university of Malakand.
Email: mubarakzeb890@gmail.com, ORCHID ID: https://orcid.org/0000-0003-2028-671
2. Najmulhasn, Assistant professor Department of Islamic studies university of Malakand.
Email: najmulh639@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-3587-1100
3. Dr. Janas Khan, Co-supervisor, Department of Islamic studies university of Malakand.
Email: janaskhan9911@gmail.com

How to cite:
Zeb, M., Najmulhasn, N., & Khan, J. (2020). U-9 The Ingenuity of Naskh in Hadiths, its Impacts on the Sharia Law and the Opinions of Islamic Scholars about Naskh. Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, 4(1), 118-134.
https://doi.org/10.53575/u9.v4.01.118-134
URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/90

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 118-134
Published online: 2020-06-30

احادیث میں نسخ کی حقیقت،احکام فقہیہ پر اس کے اثرات اوراس حوالے سے فقہاء کی آراء

The Ingenuity of Naskh in Hadiths, its Impacts on the Sharia Law and the Opinions of Islamic Scholars about Naskh

Mubarak Zeb*
Najmulhasn**
Dr. Janas Khan***

Abstract
It seems inevitable from the Islamic History, when in the initial days companions started converted to Islam. Phase wisely, they would be trained for their practical life and mental grooming. This training continued for different times with various instructions. Like a doctor prescribes medicines to a patient for a period of time and then changes it, similarly Allah looked upon the capability and strength of men and sent commands accordingly. Such changes and modifications in Sharia Law are known Naskh. It is an indication that finding Naskh in hadith of the Holy Prophet is an important task. Even more important is to search and highlight Juristic Orders on that Naskh. Since there are so many disagreements among Islamic Scholars on Naskh and Mansukh. Till now, nobody has brought it to constant and proper debate. Moreover, the effects of abrogation can be found in the life of Muhammad (SAW). In the initial days, as the Holy Prophet (PBUH) forbade the Muslims from hoarding the meat of sacrifice because people could not find food for eating. Later on when the wealth increased gradually, he gave them permission for doing so. Since the knowledge of hadith has influence over such Sharia orders as well. So, this article tries to find out the essence of Naskh in hadit, its influence on Sharia law and the opinion of Islamic Scholars are analyzed in detail.
Keywords: Companions, Naskh, Mansukh, Hadith, Islamic Scholars

اسلام کی یہ منفرد خصوصیت ہے کہ وہ ہر زمان و مکان میں قابل عمل نظام زندگی ہے۔یہی وہ دین ہے جو زندگی کی طرح زندہ، فطری حقائق کی مانند ابدی اور زمانے کی طرح ارتقاء پذیر ہے۔اس میں رفتار زندگی سے پیدا ہونے والے نئے امور اور طریقہ ہائے کار کے شانہ بشانہ چلنے کی بھر پور صلاحیت موجود ہے۔

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہے کہ ابتداء ہی سے دنیا کا ہر قانون اور قاعدہ انسانوں کی استطاعت اور ضرورت کو مد نظر رکھ کر ہی بنتا رہا ہے اور ہر قسم کا قانون خواں وہ عبادات کے زمرے سے ہو، مذہبی ہو یا معاشی قابل اصلاح رہا ہے، کیونکہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ضروریات اور مسائل تبدیل ہوتے رہتے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر کسی مریض کی مرض کی تشخیص کے بعد اس کے لئے کچھ وقت کی دوا تجویز کرتا ہے، پھر وقت مقررہ کے بعد اس میں تبدیلی کرتا ہے، بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی انسانوں کی استطاعت کو دیکھ کر کبھی ایک حکم نازل فرماتے، پھر کچھ وقت کے بعد اس کو تبدیل کر دیتے، شریعت اسلامیہ میں اسی قسم کی تبدیلیاں نسخ سے عبارت ہے۔

* Ph.D Scholar department of Islamic studies university of Malakand.
Email: mubarakzeb890@gmail.com, ORCHID ID: https://orcid.org/0000-0003-2028-671
** Assistant professor Department of Islamic studies university of Malakand.
Email: najmulh639@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-3587-1100
*** Co-supervisor, Department of Islamic studies university of Malakand.
Email: janaskhan9911@gmail.com

نسخ لغۃً: لغوی اعتبار سے نسخ کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے:

پہلا معنی: الإزالة والابطال کسی چیز کو زائل کر دینا اور باطل قرار دینا

دوسرا معنی: النقل والتحویل یعنی کسی چیز کو پھیر دینا، تبدیل کرنا

پہلے معنی کے دو مصداق ہیں:

1: **نسخ مع البدل**: ایک چیز کا دوسری چیز سے بدل جانا جیسے کہا جاتا ہے:: نسخت الشمس الظل[1] "یعنی دھوپ نے سائے کو زائل کر دیا اور خود اس کی جگہ سنبھالی"

اس طرح کہا جاتا ہے کہ نسخ الشیب الشّباب[2] بڑھاپے نے جوانی کو تبدیل کر دیا۔ اس طرح تناسخ القرون[3] ایک زمانے کی جگہ دوسرا زمانہ آگیا، اس طرح تناسخ المواریث اصل ورثہ کے تقسیم ہونے سے پہلے ہی وارث کا فوت ہو جانا اور اس کی جگہ پر اس کے وارث کا آجانا۔

2: **نسخ بلا بدل**: کسی چیز کا اسطرح ختم ہو جانا کہ اس کی جگہ پر کوئی دوسری چیز نہ آئے۔ جیسے کہا جاتا ہے: نسخت الریح الاثار[4] یعنی ہوا نے اثار ہی ختم کر ڈالے۔

نسخ اصطلاحاً: علامہ جرجانیؒ[5] نے نسخ کی تعریف یوں بیان کی ہے: رفع الحکم الشرعي بدلیل شرعي متأخر[6]، ایک حکم شرعی کو بعد میں آنے والے حکم شرعی کے ساتھ ختم کر دینے کا نام نسخ ہے۔

علامہ ابن عبد البر البغدادیؒ[7] کہتے ہیں: بیان انتهاء مدة العبادة، نسخ عبادت کے مدت کی انتہاء کا نام ہے[8].

نسخ کی شرعی حیثیت: (The importance of Naskh in Sharia Law)

پچھلی شریعتوں میں نسخ کی حیثیت: (Importance of Naskh in the previous religions of Allah)

یہودیت میں نسخ کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے کہ جب یہود کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو ہم نے پہلے سے حلال شدہ اشیاء کو ان کے لئے ممنوع اور حرام قرار دیا، ارشاد ربانی ہے: فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم طیبت أحلت لهم[9]۔ سو یہود کی گناہوں کی وجہ سے ہم نے حرام کیں ان پر بہت سے پاک چیزیں جو ان پر حلال تھیں[10]۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وعلى الذین هادوا حرمنا كل ذي ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیهم[11] اور یہود پر ہم نے حرام کیا تھا ہر ایک ناخن والا جانور اور گائے اور بکری میں سے حرام کی تھی ان کی چربی۔

بائبل کے عہد نامہ کے کتاب پیدائش کے مطابق قوانین نوح میں بہتے خون کے سوا ہر قسم کے زندہ جانوروں کا گوشت کھانا جائز تھا تاہم بعد میں متعدد جانوروں کو ممنوع قرار دیا گیا[12] اس طرح قوانین نوح سے پہلے بائبل کی رو سے بھائی اور بہن کے درمیان نکاح جائز تھا[13] بعد میں اس کو ممنوع قرار دیا گیا[14]۔ اس حوالے سے امام قرطبیؒ اور علامہ شوکانیؒ یوں رقمطراز ہیں: أن الله تعالى قال لنوح علیه السلام عند خروجه من السفینة: إني قد جعلت كل دابة مأكلا لك ولذريتك، وأطلقت ذلك لكم كنبات العشب، ما خلا الدم فلا

تأكلوه. ثم قد حرم على موسى وعلى بني إسرائيل كثيرا من الحيوان، وبما كان آدم عليه السلام يزوج الأخ من الأخت، وقد حرم الله ذلك على موسى عليه السلام وعلى غيره[15]،اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو کشتی سے نکلنے کے وقت فرمایا،ہر جانور تمہارے اور تمہارے اولاد کے لئے خوراک ہے اور نباتات کی طرح یہ تمہارے لئے مطلق رکھا ہے،سوائے خون کے ،اسے نہ کھاؤ،پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اور بنی اسرائیل پر بہت سے جانور حرام کردیئے،اسی طرح حضرت آدمؑ بھائی کی بہن سے نکاح کرتے تھے،پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور دوسرے انبیاء پر اس کو حرام کردیا۔

قرآن کی روشنی میں نسخ کی حیثیت:(The importance of Naskh in the light of Holy Quran)

جب یہود نے نسخ پر مختلف قسم کے اعتراضات کئے کہ یہ کیسا دین ہے ؟کہ محمد ﷺ کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں اور کبھی دوسرا حکم دیتے ہیں ،تو اللہ تعالیٰ نے یہود کے طعن کے جواب میں یہ آیتیں نازل فرمائے،ارشاد باری تعالیٰ ہے: مانَنسخ من آيةأوننسهانأتبخيرمنهاأومثلها[16]ہم جب بھی کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا ایسے بھلادیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اسی جیسی (آیت) لے آتے ہیں۔دوسری جگہ ارشاد ہے: يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أم الكتب[17]اللہ جو چاہتا ہے مٹادیتا ہے اور باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ نسخ کوئی عیب نہیں۔

احادیث کی روشنی میں نسخ کی شرعی حیثیت: (The importance of Naskh in the light of ahadees)

جس طرح قرآن کریم میں نسخ کا پتہ قرآن ہی سے چلتا ہے اسی طرح احادیث میں ناسخ ومنسوخ کی معرفت احادیث ہی سے ہوتی ہے جیسا کہ ابن الشخیرؒ[18](م111ھ) کہتے ہیں: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينسخ حديثه بعضه بعضا، كما ينسخ القرآن بعضه بعضا[19]،رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث دوسرے حدیث کی ناسخ ہوتی جس طرح کہ قرآن کی ایک آیت سے دوسری آیت منسوخ ہوتی۔عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد گرامی سے اس طرح سنا: كان يقول القول ثم يلبث حيناثم ينسخه بقول آخركماينسخ القرآن بعضه بعضا[20]،کہ رسول اللہ ﷺ ایک قول ارشاد فرماتے پھر کچھ وقت اس پر رہتے،پھر ایک قول کے ذریعے اس پہلے قول کو منسوخ کردیتے۔

محدثین نے ان روایات کے پیش نظر کتب احادیث میں ایسے ابواب قائم کیے ہیں جن سے نسخ الحدیث کا پتہ چلتا ہے جیسے صحیح مسلم کے یہ ابواب ہیں: باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانينن[21]،باب نسخ الوضوء مما مست النار[22]۔اس طرح امام بخاریؒ نے یہ حدیث نقل کی ہے: إن الإمام ليؤتم به، فإذا كع فاركعوا، وإذا رفع فارفعوا، وإن صلى جالسا فصلوا جلوسا،امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے،پس جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو،اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ،اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو،اس کے بعد امام بخاریؒ لکھتے ہیں: قالأبوعبد الله:قال الحميدي:هذاالحديث منسوخ، لأن النبي صلى الله عليه وسلم آخر ما صلى صلى قاعدا والناس خلفه قيام[23]۔حمیدیؒ[24] کے حوالے ابو عبد اللہؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ

رسول اللہ ﷺ نے آخر میں جو نماز پڑھی، بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے، اس طرز عمل سے نسخ السنہ بالسنہ کا پتہ بھی چلتا ہے۔

نسخ کی تائید میں اجماع امت سے استدلال:

(The validity of Naskh in the light of evidences of consensus of Ummaa)

اسلاف امت کا اس پر اجماع ہے کہ شریعت اسلامیہ میں نسخ واقع ہوا ہے[25]۔اجماع کی مثال سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد في الرابعة **فاقتلوه** جس نے شراب پیا، اس کو کوڑے مارا جائے، اگر دوبارہ پیئے تو پھر کوڑے مارا جائے، اگر تیسری یا چوتھی بار پھر پیئے تو اس کو قتل کیا جائے، یہ حدیث متعارض ہے ان احادیث کے جن میں شراب کی حد کوڑے بیان کی گئی ہے اور ان احادیث کی بھی جن میں مسلمان کو قتل کرنے کی ممانعت ہے، اس حدیث کے نسخ پر امت کا اجماع ہے، جیسا کہ امام ترمذیؒ اس حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں: وإنما كان هذا في أول الأمر ثم نسخ بعدوالعمل على هذا الحديث عند عامة أهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث[26]، کہ ابتداء اسلام میں ایسا ہی تھا اور پھر اسے منسوخ کر دیا گیا اور اس کے بارے میں ہم پہلے اور بعد کے علماء میں اختلاف نہیں پاتے۔

احادیث میں نسخ کے پہچاننے کے ذرائع (To know the sources of Naskh in hadiths)

احادیث میں ناسخ منسوخ کو درجہ ذیل چار طریقوں سے پہچانا جا سکتا ہے۔

(1) سنت رسول ﷺ کا نسخ سنت رسول ﷺ سے: (To know about Naskhs from the hadiths of the Prophet) Muhammad (PBUH)

اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود کسی امر کی تصریح فرمادیں کہ اب وہ سابقہ حکم ختم ہو چکا ہے اور نیا حکم یہ ہے، اس کی مثال قربانی کا گوشت ابتداء میں تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے کی ممانعت تھی بعد میں اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے: عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلاث، ثم قال بعد: كلوا، وتزودوا، وادخروا[27]، کہ آپ ﷺ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، تم کھاؤ اور زاد راہ بناؤ اور جمع کرو۔

(2) صحابی کے قول سے نسخ کا معلوم ہونا: (To know about Naskh from the sayings of Companions of Prophet)

رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی کسی مسئلہ کے بارے میں خود صراحت کردے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقوں میں سے آخری طریقہ یہ تھا یا یہ مسئلہ بعد کا ہے۔ مثلاً سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: توضئوا مما مست النار[28]، آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرو۔ اس حدیث کے بارے میں جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: كان آخر الأمرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء مما غيرت النار[29]، کہ ابتدا میں تو یہ حکم تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اب آخری معاملہ یہ ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اس طرح علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرنا بالقيام في الجنازة، ثم جلس بعد ذلك وأمرنا بالجلوس[30]، رسول اللہ ﷺ ہمیں جنازہ میں قیام کا حکم ارشاد فرماتے، پھر آپ ﷺ بیٹھتے اور ہم بیٹھنے کا حکم فرماتے۔ امام مسلمؒ نے اس روایت کو اختصار کے ساتھ لکھا ہے لیکن باب کا عنوان کچھ اس طرح رکھا ہے "باب نسخ القيام للجنازة[31]"

(3) تاریخ کی معرفت سے نسخ کا معلوم ہونا: (To get to know about Naskh from the study of history)

حدیث میں ناسخ و منسوخ کی معرفت تاریخ سے بھی ہوتی ہے یعنی دونوں احادیث کا زمانہ معلوم ہو جائے تو اس سے پتہ چل جائے گا کہ پہلے والی حدیث منسوخ اور بعد والی ناسخ ہے جو کہ نسخ کا اصول ہے۔ جیسے شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أفطر الحاجم والمحجوم[32]، پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ: احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم[33]، کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے ہیں۔ ڈاکٹر نور الدین عتر ان دونوں روایتوں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بين الإمام المطلبي محمد بن إدريس الشافعي أن الثاني ناسخ للأول، وذلك ببرهان دقيق حيث إنه روي في حديث شداد أنه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم زمان الفتح فرأى رجلا يحتجم في رمضان فقالأفطر الحاجم والمحجوم" وروي في حديث ابن عباس "أنه صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم صائم" فبان بذلك أن الأول كان زمن الفتح سنة ثمان، والثاني في حجة الوداع سنة عشر، فيكون الثاني ناسخا للأول-

امام شافعیؒ بیان کرتے ہیں کہ دوسرا ناسخ ہوتا ہے پہلے کے لئے، اور یہ ایک دقیق برہان پر مبنی ہے یہ کہ حدیث شداد میں کہ وہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اس دوران ایک شخص کو رمضان میں پچھنے لگواتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا، اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے احرام اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے ہیں اس سے واضح ہوا کہ پہلی حدیث فتح مکہ 8ھ اور دوسری حدیث حجۃ الوداع 10ھ کے موقع کی ہے۔ پس دوسری حدیث پہلے کے لئے ناسخ ہے۔ درجہ بالا دونوں حدیثوں میں تعارض کی وجہ سے علماء کے مختلف موقف سامنے آئے ہیں مثلاً،

1: داؤد ظاہریؒ، امام اوزاعیؒ اور اسحاق بن راہویہؒ کا مؤقف یہ ہیں کہ سنگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا[34]۔

2: امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ روزے دار کے لئے سنگی لگوانا مکروہ ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹے گا[35]

3:امام ابو حنیفہؒ کا مؤقف یہ ہے کہ روزے دار کے لئے نہ تو سنگی لگوانا مکروہ ہے اور نہ ہی اس سے روزہ ٹوٹے گا[36]۔

ابن رشدؒ اختلاف کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وسبب اختلافهم تعارض الآثار الواردة في ذلك[37]، مذکورہ مسئلے میں علماء کے جو تین گروہ بنے ہیں اس کی وجہ اس بارے میں آنے والے والی مختلف متعارض احادیث ہیں۔

(4) اجماع کے ذریعے نسخ کا علم ہونا: (To get knowledge of Naskh through Ijma)

دو متعارض احادیث میں سے کسی کے نسخ کا علم رسول اللہ ﷺ کی صراحت یا صحابی کی صراحت یا زمانے کی تقدیم وتاخیر کے معلوم نہ ہو جانے کی وجہ سے نہ ہو سکے اور امت کے علماء کا اجماع اس بات کی نشاندہی کر دے کہ یہ حدیث منسوخ ہو چکی ہے تو اس نسخ کو بھی قبول کیا جائے گا، لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ اجماع خود کسی حدیث کو منسوخ نہیں کرتا ہے بلکہ اجماع تو اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ یہ حدیث منسوخ ہو چکی ہے یعنی اجماع نسخ کی خبر دیتا ہے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ شرابی کے سزا سے متعلق فرماتے ہیں: من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد فاجلدوه، فإن عاد فاجلدوه، فإن عاد الرابعة فاقتلوه[38]، جو شراب پیئے اسے کوڑے لگاؤ اگر دوبارہ پیئے تو دوبارہ کوڑے لگاؤ اگر پھر بھی پیئے تو تیسری مرتبہ بھی کوڑے لگاؤ، چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کر دو۔ اس حدیث سے متعلق امام نوویؒ لکھتے ہیں: دل الإجماع على نسخه[39]، کہ اجماع اس کے نسخ پر دلالت کرتا ہے۔ امام خطابیؒ اس حدیث کا شرح یوں بیان کرتے ہیں: قد يرد الأمر بالوعيد ولا يراد به وقوع الفعل فإنما يقصد به الردع والتحذير كقوله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه وهو لو قتل عبده لم يقتل به في قول عامة العلماء، وكذلك لو جدعه لم يجدع له بالاتفاق-قد يحتمل أن يكون القتل في الخامسة واجبا ثم نسخ لحصول الإجماع من الأمة على أنه لا يقتل[40]، اس حدیث میں قتل کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے تنبیہ دینا مراد ہے عملاً قتل نہیں کیا جائیگا اس کی مثال اس حدیث کی طرح ہے من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه، عام علماء کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ آقا سے اس کے غلام کا قصاص نہیں لیا جائیگا اور اس بات کا احتمال ہے کہ پہلے قتل واجب تھا پھر اجماع کی وجہ سے منسوخ ہو گیا۔

اس طرح حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: كنا إذا حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فكنا نلبي عن النساء، ونرمي عن الصبيان[41]، کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرتے، تو ہم عورتوں کی طرف سے تلبیہ کہتے اور بچوں کی طرف سے رمی کرتے، مگر امام ترمذیؒ اس کو اہل علم کے اجماع کی وجہ سے منسوخ گردانتے ہوئے کہتے ہیں: وقد أجمع أهل العلم علأن المرأة لا يلبي عنها غيرهابل هي تلبي عن نفسها، ويكره لها رفع الصوت بالتلبية[42]، اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا تلبیہ نہ کہے، بلکہ عورت خود کہے اور عورت کا تلبیہ کے لئے اونچی آواز کرنا مکروہ ہے۔

نسخ کی حکمت: (Logic in Naskh)

علامہ ابن قیمؒ شریعت کے سارے کاموں میں مصلحت کے بارے میں فرماتے ہیں: مبناها وأساسها على الحكم ومصالح العباد في المعاش والمعاد، وهي عدل كلها، ورحمة كلها، ومصالح كلها، وحكمة كلها[43]، اس کی بنیاد بندوں کے دنیاوی اور اخروی معاملات

میں خیر خواہی پر ہے، دین تو سارے کا سارا مصلحت، حکمت اور رحمت پر مشتمل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت نے نسخ کے جو اصول ہمیں دیا ہے اس میں بندوں کے لئے رحمت اور مصلحت ہے نسخ کی مصلحتوں میں سے چند درجہ ذیل ہیں:

☆ثواب اور مراتب میں اضافہ: اس سے بندوں کے اجر اور مدارج میں اضافہ کرنا مقصود ہے کیونکہ نسخ کے بعد اگر مشکل حکم دیا گیا ہے تو اس پر عمل کی وجہ سے اجر و ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

☆بندوں کے لئے تخفیف پیدا کرنا: اگر ناسخ آسان حکم ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے اور بندوں سے تکلیف کو رفع کرنا ہے۔

☆شریعت کے احکام کو تدریجاً اس طرح آگے بڑھانا جس سے حکم حالات اور ماحول کے مطابق ہو سکے، اچانک حکم دینے سے جو مشکلات پیدا ہو سکتی ہے ان سے بچا جا سکے، جیسا کہ احادیث میں اس کی سراحت موجود ہے۔

☆بندوں کا امتحان لینا مقصود ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ کون اللہ تعالیٰ کی پوری طرح ہر حال میں اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان ہے۔

چند مخصوص احادیث میں نسخ اور احکام فقہیہ پر اس کے اثرات: (Naskh in some specific Hathids and its impacts of the orders of Islamic law).

1: کتے کے جھوٹے برتن کو پاک کرنے سے متعلق احادیث میں نسخ اور اس حوالے سے فقہاء کی آراء کا جائزہ:

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے جھوٹے سے متعلق فرمایا: إذا شرب الكلب في إناء أحدكم، فليغسله سبع مرات[44] **جب تم میں کسی کے برتن میں کتا پی لے اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیئے۔**

اس حدیث کے شرح میں امام نووی شافعیؒ لکھتے ہیں وفيه وجوب غسل نجاسة ولوغ الكلب سبع مرات وهذا مذهبنا ومذهب مالك وأحمد والجماهير وقال أبو حنيفة يكفي غسله ثلاث مرات[45]، **اس باب کے احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ جس برتن میں کتا منہ ڈال دے وہ نجس ہو جاتا ہے اس کو سات مرتبہ دھونا واجب ہے یہ امام شافعیؒ امام مالکؒ، امام احمدؒ اور جمہور فقہاء کا قول ہے جبکہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایسے برتن کو تین مرتبہ دھونا کافی ہے۔**

علامہ بدر الدین عینیؒ احناف کا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: واما الحنفية فلم يقولوا بوجوب السبع، ولا التتريب. قلت: لم يقولوا بذلك لأن أبا هريرة، رضي الله تعالى عنه، الذي روى السبع، روي عنه غسل الإناء مرة من ولوغ الكلب ثلاثا فعلا وقولا مرفوعا وموقوفا من طريقين[46]، **فقہائے احناف کتے کے جھوٹے برتن کو نہ سات مرتبہ دھونے کے وجوب کے قائل ہیں نہ پہلی بار مٹی سے صاف کرنے کے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھونے کی روایت کی ہے وہی کتے کے جھوٹے برتن کو تین مرتبہ دھونے کی قولاً اور فعلاً روایت کرتے ہیں یہ مرفوع بھی ہے اور موقوف بھی۔ مختلف فنی مباحث ذکر کرنے کے علامہ عینیؒ لکھتے ہیں:** واما الطحاوي فقال بعد أن روى الموقوف عن عبد الملك بن ابي سليمان عن عطاء عن ابي هريرة فثبت بذلك نسخ السبع لأن أبا هريرة هو راوي السبع، والراوي إذا عمل بخلاف روايته أو أفتى بخلافها لا يبقى حجة،

لأن الصحابي لا يحل له أن يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم شيئا، ويفتي أو يعمل بخلافة إذ تسقط به عدالته، ولا تقبل روايته، وإنا نحسن الظن بأبي هريرة، فدل على نسخ ما رواه[47]،امام طحاویؒ نے کہاہے کہ سند صحیح کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتے کے جھوٹے برتن کو تین بار دھونے کا حکم دیتے تھے۔اس سے معلوم ہوا کہ سات بار دھونے کی روایت منسوخ ہوگئی ہے کیونکہ سات دھونے والی روایت کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور راوی جب اپنی روایت کے خلاف عمل کرے یااس کے خلاف فتویٰ دے تو پھر یہ روایت حجت نہیں ہے کیونکہ صحابی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی حکم سنے اور اس کے خلاف عمل کرے یااس کے خلاف فتویٰ دے اس سے اس کی عدالت ساقط ہو جائے گی اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بدگمانی نہیں ہے اس لئے ماننا پڑے گا کہ سات مرتبہ دھونے کی روایت ان کے نزدیک منسوخ ہوچکی ہے۔

شارحین ومحدثین کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ :

(1)امام شافعیؒ،امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک سات مرتبہ دھوناواجب ہے اور وہ نسخ کے قائل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک نسخ ثابت نہیں۔

(2)امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک چونکہ ناسخ صحیح ہے اس لئے تین مرتبہ دھونے والی روایت کو ترجیح دی جائیگی۔

زیارت القبور سے متعلق حدیث میں نسخ اور اس حوالے سے فقہاء کی آراء

(Hadiths related to prohibition of visiting to graves, its Naskh and the opinion of Scholars about it.)

بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا48 سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها[49]، میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا، لیکن اب حکم دیتاہوں کہ قبروں کی زیارت کیا کرو۔

ممانعت والی حدیث کی منسوخ ہونے کی حیثیت

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابتداء میں زیارت قبور کی ممانعت فرمائی اور بعد میں اس ممانعت کو منسوخ فرمادیا، لہٰذا قبروں کی زیارت کا حکم ناسخ ہے اور ممانعت کا حکم منسوخ ہوچکا،اس حوالے سے امام حاکمؒ فرماتے ہیں: وهذه الأحاديث المروية في النهي عن زيارة القبور منسوخة[50]، زیارت قبور کی ممانعت والی روایات منسوخ ہیں۔اس طرح امام نوویؒ نے "شرح مسلم" میں،امام حازمیؒ نے "الاعتبار" میں ابن حجرؒ نے "فتح الباری" میں اور ابن شاھینؒ نے "ناسخ الحدیث ومنسوخه" اس حکم کی منسوخیت کا قول فرمایا ہے[51].

اس باب میں فقہاء کرام کے مسالک:(In this chapter the Masalik (sects) of Islamic scholars)

ائمہ اربعہؒ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مردوں کے لئے قبور کی زیارت مباح ہے[52]۔

نہی اصل میں ان کے جاہلیت سے قرب عہد کی وجہ سے تھی جب خدشہ تھا کہ زبانوں پر جاہلیت کے الفاظ جاری ہو سکتے ہیں جب اسلام کی تعلیمات سے بخوبی معرفت حاصل ہوگئی اور یہ خدشہ جاتارہا تب رسول اللہ ﷺ نے قبرستان جانے کی اجازت دے دی۔مذکورہ بالا حدیث

سے فقہاء نے استنباط احکام میں اختلاف کیا ہے اگرچہ تمام فقہاء مردوں کے لئے قبرستان جانا مستحب سمجھتے ہیں۔ جیسا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بقیع کی طرف نکلتے اور یہ الفاظ ارشاد فرماتے: السلام عليكم دار قوم مؤمنين، وإنا إن شاء الله بكم لاحقون[53]، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے: أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قبر أمه فبكى، وأبكى من حوله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: استأذنت ربي تعالى على أن أستغفر لها فلم يؤذن لي، فاستأذنت أن أزور قبرها فأذن لي، فزوروا القبور فإنها تذكربالموت[54]۔ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو رو پڑے، وہاں موجود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رونے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ والدہ کے لئے استغفار کروں، مگر مجھے یہ اجازت نہ ملی، پھر میں والدی کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی، جو مل گئی تو تم بھی قبور کی زیارت کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے۔

فقہاء اربعہ کے مطابق عورتوں کے لئے زیارت قبور کا حکم:

(Orders or Opinions of the Four Scholars for women visiting to graves)

فقہاء شوافعؒ اور عورتوں کے لئے زیارت قبور کا حکم:

(The opinion of Shafai Scholars about women visiting to graves)

شوافعؒ کے ہاں عورتوں کے لئے زیارت قبور کے ضمن میں درج ذیل اقوال پائے جاتے ہیں

(1) عورتوں کا قبور پر جانا حرام ہے۔ اگر ان کا مقصد غم تازہ کرنا اور نوحہ کرنا ہو یا اپنی رسوم کے مطابق مردے کی خوبیاں بیان کرنا ہو[55]۔

(2) مکروہ تنزیہی ہے، اگرچہ ان کا مقصد نوحہ کرنا یا غم تازہ کرنا نہ ہو، پھر بھی زیارت کے لئے جانا مکروہ تنزیہی ہے[56]۔

(3) صرف بوڑھی اور غیر مشتہیات عورتوں کے لئے بلا کراہیت جائز ہے[57]۔

(4) عورتیں جوان ہو یا بوڑھی، سب کے لئے زیارت قبور میں احتیاط برتنی چاہیئے[58]۔

(5) عورتوں کے لئے زیارت القبور جائز ہے لیکن چند شرائط کے ساتھ[59]

فقہاء حنابلہ اور عورتوں کے لئے زیارت قبور کا حکم:

(The opinion of Hanabali Scholars about women visiting to graves)

حنابلہؒ سے اس بارے میں دو قول مروی ہیں

(1) عورتوں کا زیارت قبور کے لئے جانا مکروہ ہے[60]

(2) عورتوں کے لئے زیارت قبور مکروہ نہیں ہے البتہ چند شرئط کے ساتھ حاضری جائز ہے[61]۔

فقہاء مالکیہؒ اور عورتوں کے لئے زیارت قبور کا حکم:

(The Opinion of Maliki Scholars about women visiting to graves)

فقہاء مالکیہؒ سے اس باب میں تین طرح کے اقوال مروی ہے

(1) بوڑھی اور غیر مشتہیات عورتوں کے لئے جائز ہے، لیکن جوان عورتوں کے لئے ممانعت ہے[62]۔

(2) جو عورتیں حدود شرعیہ کے مطابق حاضری دیں ان کے لئے جائز ہے اور جوان باتوں کا خیال نہ رکھیں ان کے لئے ممانعت ہے[63]۔

(3) عورتوں کی زیارت القبور کے لئے حاضری مطلقاً ممنوع ہے[64]۔

فقہاء احنافؒ اور عورتوں کے لئے زیارت قبور کا حکم:

(Hannafi Scholars and their orders for women visiting to graves)

فقہاء احنافؒ کے نزدیک زیارت قبور کی رخصت میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی شامل ہیں، کیونکہ زیارت قبور کے جو شرعی مقاصد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں وہ صرف مردوں ہی کے لئے نہیں، عورتوں کے لئے بھی ہیں[65]۔اس رخصت عامہ کے بعد خود عہد رسالت مآب ﷺ میں صحابہ کرام زیارت قبور کے لئے جایا کرتے اور کتب احادیث میں چند صحابیات کا جانا بھی ثابت ہے جیسا کہ امام مسلمؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق یہ روایت نقل فرمائی ہیں: قالت: قلت: كيف أقول لهم يا رسول الله؟ قال " قولي: السلام على أهل الديار من المؤمنين والمسلمين، ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين، وإنا إن شاء الله بكم للاحقون[66]، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کس طرح سلام عرض کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو، سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر، اللہ تعالیٰ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت نازل فرمائے، اور پیچھے جانے والوں پر بھی، ہم ان شاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

مذکورہ روایت میں خود رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زیارت قبور کے آداب سکھارہے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ یہ اہتمام بعد از رخصت ہی تھا ورنہ ممانعت کی صورت میں ایسا کب ممکن تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت قبور کے بارے میں ایک اور روایت امام حاکم نے اس طرح نقل فرمایا ہے: أن عائشة أقبلت ذات يوم من المقابر فقلت لها: يا أم المؤمنين، من أين أقبلت؟ قالت: من قبر أخي عبد الرحمن بن أبي بكر، فقلت لها: أليس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن زيارة القبور؟ قالت: نعم، «كان قد نهى، ثم أمر بزيارتها[67]، کہا ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبرستان سے آتے دیکھا تو عرض کی، اے ام المومنین! آپ کہاں سے آرہی ہیں؟ فرمایا اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر کی زیارت سے، میں نے کہا کیا نبی کریم ﷺ نے زیارت قبور سے منع نہیں کیا تھا؟ فرمایا: پہلے منع کیا تھا پھر اجازت دے دی تھی۔

یہ روایت صراحتاً اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ رخصت رجال و نساء دونوں کے لئے ہے۔اس طرح صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة تبكي عند قبر، فقال: «اتقي الله واصبري» قالت: إليك عني، فإنك لم تصب بمصيبتي، ولم تعرفه، فقيل لها: إنه النبي صلى الله عليه وسلم، فأتت باب النبي صلى الله عليه وسلم، فلم

تجد عنده بوابين، فقالت: لم أعرفك، فقال: «إنما الصبر عند الصدمة الأولى[68]، نبی کریم ﷺ کا ایک عورت سے گزر ہوا جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، وہ کہنے لگی: عورت نے کہا کہ دور ہو جا، تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے اور نہ تو اس مصیبت کو جانتا ہے، اس نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں، اس سے کہا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہاں دربان نہ پائے اور کہا کہ میں آپ ﷺ کو پہچان نہ پائی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: صبر وہی ہے جو شروع میں ہو۔

اس حدیث کے شرح میں امام بدرالدین عینیؒ فرماتے ہیں: وفيه: جواز زيارة القبور مطلقا، سواء كان الزائر رجلا أو امرأة[69]، اس روایت میں زیارت قبور کی مطلق اجازت ہے زیارت کرنے والا مرد ہو یا عورت۔

امام ابن عبد لبرؒ لکھتے ہیں: الإباحة في زيارة القبور إباحة عموم كما كان النهي عن زيارتها نهي عموم ثم ورد النسخ بالإباحة على العموم فجائز للنساء والرجال[70]، زیارت قبور ایسی ہی عام ہے جیسی اس کی ممانعت عام تھی، پھر اس کی ممانعت منسوخ ہو گئی اور مردوں و عورتوں کے لئے اس کی رخصت عامہ کا حکم آ گیا۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ رخصت کے عموم میں عورت داخل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اس عورت کو قبر کے پاس روتے ہوئے دیکھ کر خوف خدا اور صبر کی تلقین فرمائی، لیکن اسے زیارت قبور سے منع نہیں فرمایا[71]۔

مبارک پوریؒ فرماتے ہیں: فإنه صلى الله عليه وسلم لم ينكر على المرأة قعودها عند القبر وتقريره حجة[72]، پس آپ ﷺ نے اس عورت کو قبر کے پاس بیٹھنے سے منع نہیں فرمایا، اور آپ ﷺ کا سکوت دین میں حجت ہے۔

امام شمس الدین السرخسیؒ فرماتے ہیں: والأصح عندنا أن الرخصة ثابتة في حق الرجال والنساء جميعا[73]، ہمارے احنافؒ کے نزدیک اصح قول یہی ہے کہ زیارت قبور کی رخصت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ثابت ہے۔

امام طحطاویؒ فرماتے ہیں: وحاصله أن محل الرخص لهن إذا كانت الزيارة على وجه ليس فيه فتنة والأصح أن الرخصة ثابتة للرجال والنساء[74]، خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو یہ رخصت عورتوں کے لئے بھی ہے اور اصح قول کے مطابق زیارت قبور کی رخصت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے۔

امام زین العابدین شامیؒ فرماتے ہیں: أما على الأصح من مذهبنا وهو قول الكرخي وغيره من أن الرخصة في زيارة القبور ثابتة للرجال والنساء جميعا فلا إشكال[75]، ہمارے مذہب میں اصح قول یہ ہے کہ امام کرخیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ زیارت قبور کی رخصت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں۔

قربانی کا گوشت تین دن سے زائد رکھنے کے بارے میں فقہاء کی آراء:

(Opinions of Scholars about keeping the meat of sacrificial animal for more than three days).

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[76] اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: نهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاث، فأمسكوا ما بدا لكم[77]، میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب تمہارا جب تک جی چاہے قربانی کا گوشت رکھ لیا کرو۔ اس حدیث کے بارے میں امام نوویؒ قاضی عیاض کے حوالے سے لکھتے ہیں: واختلف العلماء في الأخذ بهذه الأحاديث فقال قوم يحرم إمساك لحوم الأضاحي والأكل منها بعد ثلاث وإن حكم التحريم باق كما قاله على وبن عمر وقال جماهير العلماءيباح الأكل والإمساك بعد الثلاث والنهي منسوخ بهذه الأحاديث المصرحة بالنسخ لاسيما حديث بريدة وهذامن نسخ السنة بالسنة وقال بعضهم ليس هو نسخا بل كان التحريم لعلة فلما زالت زال لحديث سلمة وعائشة وقيل كان النهي الأول للكراهة لاللتحريم قال هؤلاء والكراهة باقية إلى اليوم ولكن لا يحرم قالوا ولو وقع مثل تلك العلة اليوم فدفت دافة واساهم الناس وحملوا على هذا مذهب على وبن عمر والصحيح نسخ النهي مطلقا وأنه لم يبق تحريم ولاكراهة فيباح اليوم الادخار فوق ثلاث والأكل إلى متى شاء لصريح حديث بريدة وغيره[78]۔

ان احادیث سے استنباط احکام میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنا اور تین دن کے بعد اس سے کھانا حرام ہے اور یہ کہ تحریم کا حکم اب بھی باقی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی نظریہ ہے، اور جمہور فقہاء اسلام کا نظریہ یہ کہ قربانی کے گوشت جو جمع کرنا اور تین کے بعد اس کو کھانا جائز ہے اور بعض احادیث میں جو ممانعت آئی ہے وہ دوسری احادیث صریح سے منسوخ کردی گئی ہے، خصوصاً بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ممانعت کی واضح تصریح ہے اور یہ سنت سے ثابت شدہ حکم کی سنت سے منسوخ ہونے کی مثال ہے اور بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ یہ نسخ نہیں ہے بلکہ پہلے تین دن سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت ایک علت کی بنا پر کی گئی تھی اور جب وہ علت زائل ہوگئی تو ممانعت منسوخ ہوگئی[79] جیسا کہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلے جو ممانعت کی گئی تھی وہ تنزیہاً تھی اور یہ کراہت تنزیہی اب بھی باقی ہے، لیکن حرام نہیں ہے ، اور اگر وہ حالت اب بھی پیدا ہو جائے اور لوگوں میں فقر اور گوشت کی احتیاج زیادہ ہو جائے تو اب بھی گوشت کو جمع کرنا مکروہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا بھی یہی محمل ہے، اور صحیح یہ ہے کہ یہ ممانعت اب مطلقاً منسوخ ہوگئی ہے اور اب گوشت رکھ لینا حرام ہے نہ مکروہ، لہٰذا اب گوشت رکھ لینا بھی جائز ہے اور تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانا

بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہ کی احادیث میں اس کی تصریح ہے اور جیسا کہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے: أصلح هذا اللحمقالفأصلحته، فلم يزل يأكل منه حتى بلغ المدينة[80] کہ گوشت کو سنبھال کر رکھو۔ پھر مدینہ منورہ تک آپ اس گوشت کو کھاتے رہے۔

مذکورہ بالا حدیث سے متعلق فقہاء کی آراء کا خلاصہ

(1) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنا اور تین دن کے بعد کھانا حرام ہے۔

(2) جمہور علماء وفقہاء فرماتے ہیں کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنا اور تین دن کے بعد کھانا جائز ہے ممانعت کا حکم دوسری احادیث سے منسوخ ہے۔

(3) بعض علماء کا مؤقف یہ ہے کہ ممانعت علت کی بنیاد پر تھی اس لئے یہ منسوخ نہیں ہوئی آج بھی ضروریات اور حالات ایسے پیدا ہو جائیں تو اب بھی گوشت جمع کرنا مکروہ ہے۔

خلاصہ بحث:Summary

لغوی اعتبار سے نسخ کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے کسی چیز کو زائل کر دینا اور تبدیل کرنا، علامہ جرجانیؒ نے اصطلاحی تعریف یوں کیا ہے کہ ایک حکم شرعی کو بعد میں آنے والے حکم شرعی کے ساتھ ختم کر دینے کا نام نسخ ہے۔ جبکہ ابن عبدالبرؒ نے نسخ کو عبادت کے مدت کی انتہاء کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ پچھلے شریعتوں، قرآن احادیث اور اجماع امت میں نسخ کے وقوع سے متعلق استدلال موجود ہے۔ احادیث میں نسخ کی پہچاننے کے ذرائع چار ہیں سنت رسول ﷺ، قول صحابی، تاریخ کی معرفت اور اجماع امت۔ جب راوی اپنی کسی روایت کے خلاف عمل کرے یا اس کے خلاف فتویٰ دے تو پھر وہ روایت قابل حجت نہیں رہتی۔ کتے کے جھوٹے برتن کو پاک کرنے، زیارت القبور اور قربانی کے گوشت سے متعلق احادیث میں نسخ واقع ہونے میں فقہاء کے درمیان اختلاف واقع ہوا ہے جس کی وجہ سے فقہاء کے مختلف آراء سامنے آئے ہیں۔

References

1. Ibn Manzoor, Abu Al fazal Jamaluddin Muhammad bin Mukaram (M 711 Hijri), Lisan al Arab, Bairut: 1414, juld: 3, paij: 61.
2. Ibn Masoom al Madani, Syed Ali bin Ahmed, al Taraz awal wa al kinaaz lima alaeeh mun lughat al arab al maymool, musistah aall ahle bait al ahya al taras, juld: 5, paij: 186.
3. Al Hussaini, abu al baqaye ayoob bin moosa, al kulyat muajim fi mustilahat, musistah al risala, bairut: 892.
4. Al Tusi, abu Hamid Muhammad bin Muhammad al Ghazali, al mustafi, dar ul kutub al ilmiya,

1413/1993, juld: 1, paij: 86.
5. Aap ka assal naam Ali bin Muhammad bin Ali hee, al shareef al jarjani kee saath mashoor thee, arab kee kubar ulama main see thee, istarbad kee qareeb ta'ako main paida howee, aap (R.A) nee 50 saal taak kutub tahreer kiyee. Al maze, abu al hijjaj yusuf bin abdul rehman jamaludin (m742 hijri), tahzeeb al kamal fi asma-e-rijal, 1400/1980, juld: 21, paij: 125.
6. Al Jarjani, Ali bin Muhammad, Kitab al tareefat, dar ul kutub al ilmiya bairut, lubnan, 1403/1983, juld: 1, paij: 47.
7. Aap ka naam Yusuf bin Abdullah al Namri hee, kunyat abu ummar, ibn abdul birr kee saath aap mashoor howee, 368 hijri ko paida howee, maslaki lihaz see aap maliki thee, aap 95 saal ki umar main 463 hijri ko wafat pagaee. Ibn Khalqaan, abu al Abbas Shamsuddin ahmed bin Muhammad (m 681 hijri), wafiyat al aeyaan, 1414/1994, juld: 7, paij: 66.
8. Ibn Hazam, Abu Muhammad Ali bin Ahmed, al nasikh wa al mansookh, dar ul kutub al ilmiya, bairut, Lubnan, 1406/1986, paij: 7.
9. Surat al nisa: 161.
10. Ibid.
11. Surat al inam 146.
12. Bible, Kitab Paidaish, 9:3, 4.
13. Bible, Kitab Paidaish, 29:23, 30.
14. Ahbar, 8, 18.
15. Qurtubi, abu Abdullah Muhammad bin Ahmed bin abi Bakar (m671 hijri), tafseer qutubi, dar ul kutub al misriya, al qahira, 1384/1964, juld: 2, paij: 63.
16. Surat al Baqarah 106.
17. Surat al riaad 39.
18. Aap (R.A) kaa naam yazeed bin Abdullah bin al Shakheer abu al ulaae hee, busrah kee aieema main see aik thee, aap kee shayookh main aap kee walid Abdullah bin shakheer, bhai mutrif bin Abdullah, Imran bin haseen waghera shamil hee, aap (R.A) siqah aalam or fazil thee, kaha jaata hee kee juba ap r.a tilawat kartee too aap r.a par ghashee taree hoo jatee thee, 108 hijri koo aap r.a wafat pagayee. Al zahbee r.a, seer aelaam al lillaee al niblaee, juld: 4, paij: 494.
19. Imam Muslim, abu al hassan muslim bin al hijjaj al nishapuri, al jama al saheeh, dar ahya al kutub al biyat, qahira, 1374/1954, juld: 1, paij: 269.
20. Al daruqtani, abu al hassan ali bin umar bin ahmed, sannan, musista al risala, bairut, lubnan, 1424/2004, juld: 5, paij: 256.
21. Sahi Muslim, juld: 1, paij: 271.
22. Sahi Muslim, juld: 1, paij: 273.
23. Imam Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, al Jama al saheh, dar ul fikar, bairut, 1414/1993, juld: 7, paij: 118.
24. Aap kaa naam Abdullah bin Zubair bin Essa al Hameedi hee, aap imam, hafiz or mashoor faqeeh thee, aap kee shayookh main Ibrahim bin saad, Fazeel bin Iyaaz, Sufyan bin Aeneena jab kee talamizah imam bukhari, imam zahilee or Haroon al Hamal shamil hee. Bukhari, Muslim, Tirmizi wagheera main aap see Riwayat mujood heee. Ibn Hijar R.A aap koo Siqah kehtee heen, 219 hijri koo Makkah main wafat pa gayee. Ibn Sadd, Abu Abdullah Muhammad bin Saad bin Muneei (m 230 hijri), Tabaqat ul Kubra, 1408 H/1987, paij: 502.

25. Manahil al Irfan fi Uloom al Quran, juld: 2, paij: 222.
26. Sannan Tirmizi, juld: 4, paij: 49.
27. Sahi Muslim, juld: 3, paij: 1562.
28. Imam Muslim, Abu al Hassan Muslim bin al Hijjaj al nishapuri, al jama al sahi, dar ul ahya al kitab al arabiyat, al qahirat, 1374 H/1954, juld: 1, paij: 273.
29. Sanna abu Daood, juld: 1, paij: 49.
30. Al Shibani, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Humbal, Masnad al Imam Ahmed bin Humbal, Mousista, 1421H/2001, juld: 2, paij: 57.
31. Sahi Muslim, juld: 2, paij: 661.
32. Imam Tarmizi, Abu Essa Muhammad bin Essa, Al Sannan, Dar ul Hadith, Bairut, 1388H/1968, juld: 3, paij: 135.
33. Sahi Bukhari, juld: 3, paij: 33.
34. Ibn Rushid, Abu al Waleed Muhammad bin Ahmed, Bidayat al Mujtahid wa nihayat al muqtasid, dar ul hadith, Qahira, Egypt, 1425H/2004, juld: 2, paij: 53.
35. Ibid.
36. Ibid.
37. Ibid.
38. Tibrani, Suleman bin Ahmed bin Ayoob, Muajim al Kabeer ibn Tamimya, Qahira, Egypt, 1415H/ 1994, juld: 7, paij: 306.
39. Burhanuddin, Abu Ishaq Ibrahim bin Moosa, al Shinad al Fiya'ah mun uloom ibn Salah, 1418H/ 1998, juld: 2, paijd: 464.
40. Al Khitabi, Abu Suleman Ahmed bin Muhammad bin Ibrahim bin Khitab, al matbat al ilmiya, Halab, 1351H/1932, juld: 3, paij: 339.
41. Sunnan Tirmizi, juld: 3, paij: 257.
42. Ibid.
43. Ibn Qeem R.A al Juziah, Muhammad bin Abu Bakar, Aelam al mouqyeen, Dar ul Kutub Ilmiya, Beirut, 1411H/1991, juld: 3, paij: 11.
44. Sahi Muslim, juld: 1, paij: 234.
45. Imam Now'vi, Abu Zakariya Muhiuddin Yahya, al Minhaj Sarh Sahi Muslim, Dar Ahya al taras al arabi, bairut, 1392H/1972, juld: 3, paij: 185.
46. Badaruddin Aieene, Abu Muhammad Mahmood bin Ahmed, Umdat al Qari Sarh al Bukhari, Dar ahya al taras al arabi, Bairut, juld: 3, paij: 41.
47. Ibid.
48. Aap Raziullah unha ka poora naam Baridah bin al Haseeb bin Abdullah bin al Haris Aslami Raziullah Unha'a hee, Ibn sikan R.A kehtee heen kee aap Raziullah unha nee iss waqt emaan laya jub Rasoolullah S.A.W hijrat kartee howee maqam al Ghameem see guzee, phir apni ussi maqam par muqeem rahee yahan kee baadar waahid guzhr gayee, us kee baad aap Raziullah unha Rasoolullah S.A.W kee paas tashreef lee aye, Sahiheen main hee kee aap Raziullah unha Rasoolullah S.A.W kee saath 16 ghazawat main shareek rahee, ibn saad r.a kehtee heen kee aap Raziullah unha 63 Hijri koo wafat pagayee. Ibn Hijjar, Abu al Fazal Ahmed bin Ali bin Muhammad al Usqillani (852H), Al Assabah fi tameez al sahaba, dar ul kutub ilmiya, bairut, 1415H/1995, juld: 1, paij: 418. Al mazzi, tahzeeb al kammal fi asma-e-rijal, juld: 4, paij: 53.

49. Sahi Muslim, juld: 2, paij: 672.
50. Al Hakim abu Abdullah, Muhammad bin Abdullah bin Muhammad, al mustadriq ali al saheen, dar ul kutub al ilmiya, bairut, 1411H/1999, juld: 1, paij: 530.
51. Imam Now'vi, Abu Zakariya Muhiuddin Yahya bin Sharf, al Minhaj Sarh Sahi Muslim, Dar Ahya al taras al arabi, bairut, 1392H/1972, juld: 1, paij: 35.
52. Khateeb al Sharbeeni R.A, Shamsuddin Muhammad bin Ahmed, Mughni al Muhtaj alle muarifat muani alfaz al Minhaj, dar ul kutub ilmiya, 1415H/1994, juld: 2, paij: 56.
53. Sannan abu Dauood, juld: 3, paij: 218.
54. Sahi Muslim, juld: 2, paij: 617.
55. Imam Nov'vi R.A, al majmoo sarh al mazhab, juld: 5, paij: 311.
56. Al Sheeerazi, abu ishaq Ibrahim bin ali, al mazhab fi fiqah al imam al shafaee, dar ul kutub bairut, 1409H/1989, juld: 1 paij: 258.
57. Al Ramli, Shamsuddin Muhammad bin abu al Abbas, nihayat al muhtaj alee sarh al Minhaj, dar ul fikar, bairut, 1404H/1984, juld; 3, paij; 37.
58. Al Ja'mal al Ajeeli, Suleman bin Umar bin Mansoor, Hashiyat al Ja'mal Ali Sarh al minhj, dar ahya al taras al arabi, bairut, 1204H/1784, juld: 2, paij: 209.
59. Al Sheerazi, al mazhab fi fiqah al imam al shafaee, juld: 1, paij: 258.
60. Ibn Qadamah al Muqdasi, abu Muhammad Moufiquddin Abdullah bin Ahmed, Al Kafi fi fiqah al imam ahmed, dar ul kutub ilmiya, 1414H/1994, juld: 1, paij: 376.
61. Ibid.
62. Ibn Hajjaj, Abu Abdullah Muhammad bin Muhammad, al mudkhil labin, dar al taras, 1409H/1989, juld: 1, paij: 250.
63. Ibid.
64. Al Khitab al Rayeeni al malekki, Shamsuddin abu Abdullah Muhammad bin Muhammad, Mawahib al Jaleel fi Sarh mukhtasir Khaleel, dar al fikar, 1412H/1992, juld: 2, paij; 237.
65. Ibn Abideen, Rad al Mukhtar Ali al dar al Mukhtar, juld; 2, paij: 242.
66. Sahi Muslim, juld: 2, paij: 629.
67. Al Hakim abu Abdullah, Muhammad bin Abdullah al nishapuri, al mustadriq ali al saheen, dar ul kutub al ilmiya, bairut, 1411H/1990, juld: 1, paij: 532.
68. Sahi Bukhari, juld: 2, paij: 79.
69. Imam Badaruddin Aieene, Abu Muhammad Mahmood bin Ahmed bin Moosa, Umdat al Qari Sarh al Bukhari, Dar ahya al taras al arabi, Bairut, 1414H/1994, juld: 8, paij: 68.
70. Ibn Abdul Birr, Abu Umar Yusuf bin Abdullah, al tamheed l'mafi al mouta mun al ma'aani wala saneed, wizarat umoom al ouqaf, al maghrif, 1387H, juld: 3, paij: 230.
71. Hafiz ibn Hijir, Abu al Fazal Ahmed bin Ali bin Hijir, Fatah al Bari Sarh Sahi Bukhari, dar ul muarifat, bairut, 1379H, juld: 3, paij: 148.
72. Mubarak Furi, Abu al Ula'ee Muhammad Abdul Rehamn bin Abdul Raheem, Tuhfat al Hoozi b'sarh jamiya al Tirmizi, dar ul kutub ilmiya, bairut, juld: 4, paij: 137.
73. Imam al surkhsi, abu Sahal Muhammad bin Ahmed, al mabsoot, darul muarifat, bairut, 1414H/1993, juld: 24, paij: 10.
74. Imam Tahtavi, Ahmed bin Muhammad bin Ismail, Hashiyat al Tahtavi ali maraqi al falah, dar ul kutbu, bairut, 1418H/1994, juld: 1, paij: 620.

75. Ibn Abideen, Rad al Mukhtar Ali al dar al Mukhtar, juld; 2, paij: 626.
76. Aap R.A Suleman bin Baridah al Salami R.A sahabi Rasoolullah S.A.W kee bate heen, Ibn Aineena aap koo apne bhai Abdullah bin baridah par fazilat detee thee, aap kee shayookh main aap ka walid, Hazrat Aisha R.A, Imran bin Haseen R.A shamil heen, jab kee talmizah main Alqamah bin marsid, Muharib bin Disar, Muhammad bin Hijadah wagheera shamil heen, aap R.A 105 H ko 90 saal kee umar main wafat pa gayee. Al Zahbi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmed bin Usman (748H), Seer al Aelaam al Niblaee, Mousista al risala, bairut, 1405H/1985, juld: 5, paij: 52.
77. Sahi Muslim, juld: 3, paij: 1563.
78. Sarh Imam Nov'vi Sahi Muslim, juld: 13, paij: 130.
79. Ibid, juld: 13, paij: 134.
80. Sahi Muslim, juld: 3, paij: 1563.